

۲۔ شرح : سبحان اللہ شہزادے کے چاند سے مکھڑے پر سہرا
کتنا چھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سہرا شہزادے کے دل افروز حسن کا
زیور ہے۔

شہزادہ حسین تو تھا ہی، جسے دیکھ کر لوگوں کے دل روشن ہو جاتے
تھے۔ جب اس کے سہرا بندھا تو حسن کی شان کو چار چاند لگ گئے۔
ذوق نے اس کے جواب میں تین شعر کہے۔ مولانا طباطبائی فرماتے
ہیں کہ غالب نے بے مثل شعر کہا تھا۔ ذوق نے جواب دیا اور خوب جواب
دیا، لیکن زیور کا قافیہ غالب ہی کے حصے میں آ گیا۔

۳۔ لغات۔ لمبر : نمبر، درجہ۔ بقول طباطبائی "لمبر" ہی کس
ٹھیک ہے، نمبر غلط ہے۔

شرح : اے گوشہ کلاہ! تجھے سر پر جگہ ملی اور یقیناً تیرے لیے
یہ جگہ زیبا ہے۔ سہرا بھی سر پر باندھا گیا۔ لیکن اے گوشہ کلاہ! مجھے اب
یہ ڈر پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں سہرا تیری آن بان اور شان کا درجہ نہ چھین لے۔
۴۔ لغات۔ کشتی : وہ کشتی مناظر، جس میں کوئی چیز رکھ کر
لاتے ہیں، مثلاً قیمتی زیور، پوشاک وغیرہ۔

شرح : اگر ناؤ بھر کر موتی سہرے میں نہیں پروئے گئے تو اے
کشتی میں سجا کر کیوں لائے ہیں؟

میرزا نے اس شعر میں ناؤ اور کشتی کی رعایت پیش نظر رکھی اور دلیل
یہ دی کہ سہرا کشتی میں رکھ کر لائے ہیں۔ اس سے خیال ہو سکتا ہے کہ ناؤ
بھر کر موتی رکھ لیے ہوں گے اور ان سے چن چن کر سہرا بنا دیا۔

شیخ ابراہیم ذوق نے اس شعر کے جواب میں فرمایا :

آج وہ دن ہے کہ لائے درِ انجم سے فلک

کشتی زرد میں مہ نو کی لگا کر سہرا